اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ

ماہنامہ منہاج الحدیث

شمارہ دسمبر: 2020

مدیر

حیدر علی السلفی

سید فرخ شاہ

مکتبہ منہاج الحدیث

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ

ماہنامہ منہاج الحدیث

شمارہ نمبر: 06 ربیع الاول بمطابق دسمبر 2020

مدیر

حیدر علی السلفی

نائب مدیر

سید فرخ عباس شاہ

مکتبہ منہاج الحدیث
https://minhaj-ul-hadees.blogspot.com

منتظمین و مؤلفین

شیخ الحدیث ذکاءاللہ
حافظ طاہر الاثری
خرم شبیر السلفی
حافظ معاذ علی زئی
قاری محمد شہباز مرالی
رانا راؤف ایڈووکیٹ
مدثر جمال راز السلفی
عرفان اکرم مغل

عبد الرحمٰن معلمی
ابوبکر قدوسی
بابر علی مرالی
حافظ محمد علی
ابو طلحہ السلفی
عبدالجبار اظہر
عمر فاروق بہاولپوری
حافظ محمد وقاص

قیمت :100 روپے

سالانہ قیمت علاوہ ڈاک خرچ : 1200 روپے

خط و کتابت

مقام اشاعت چونترہ ، شیخوپورہ

منگونے کے لیے رابطہ جات

0300-7015212

0300-6221627

مکتبہ منہاج الحدیث

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ نمبر
الیاس گھمن دیوبندی بر سبیل یہود	02
امام بخاری اور صحیح بخاری پر احناف کے دو اعتراض	05
شیخ البانی پر اعتراضات کی حقیقت	15
تذکرہ محدث العصر	22
اقامت کے بعد فجر کی سنتوں کا حکم	34
آل تقلید سے چند سوالات	48

الیاس گھمن دیوبندی بر سبیلِ یہود

ابو الماحئ مدثر جمال راز السلفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمداللہ وحدہ و الصلاۃ و السلام علی من لا نبی بعدہ امابعد.
دیوبندی مذہب کے امام و مناظر پرائمری سکول ماسٹر، امین اوکاڑوی دیوبندی کے اصول کے مطابق مولوی الیاس گھمن خنّاس الاسلام دیوبندی سبیلِ یہود پر ہیں، اب آپ ملاحظہ فرمائیں۔
کذاب الامت امین اوکاڑوی دیوبندی نے حکیم صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ صاحب کی کتاب سبیل الرسول کا جواب لکھا اور ایک روایت کے سات راویوں پر جرح نقل کرنے کے بعد لکھا :
"جس کی سند کا حال حکیم صاحب نے چھپایا جبکہ کتمان سبیلِ یہود ہے سبیلِ رسول نہیں"
تجلیات صفدر جلد:5 صفحہ: 34
اب اسی اوکاڑوی مولوی کے اصول پر گھمن دیوبندی کو لے کر ان کا موازنہ کرتے ہیں، خنّاس الاسلام الیاس گھمن دیوبندی نے اپنے جھوٹے اور خائن اکابرین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے محدث اہل السنہ شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کی کتاب "تعداد رکعات قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ" کا جواب با عنوان"بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے لکھا۔

اپنی کتاب " 20 رکعات تراویح سنت موکدہ ہے " میں ایک راوی محمد بن حمید الرازی کے بارے میں لکھا " چونکہ اس پر کلام ہے اور اسکی توثیق بھی کی گئی ہے لہذا اصولی طور پر یہ حسن درجہ کا راوی ہے"
صفحہ : 15
لیکن معاملہ سراسر اس کے برعکس ہے خنّاس الاسلام الیاس گھمن دیوبندی نے محمد بن حمید الرازی پر جرح کا کلام نقل نہیں کیا ہم دیوبندی کتب سے ہی اس کا سبیل یہود پر ہونا ثابت کردیتے ہیں ، اسی محمد بن حمید الرازی نے آٹھ رکعات والی ایک روایت بیان کی تو "کذاب الامت امین اوکاڑوی دیوبندی " نے اس پر جرح کرتے ہوئے لکھا " محمد بن حمید کذاب "
تجلیات صفدر 7/173 .
اوکاڑوی دیوبندی نے مزید " تہذیب التہذیب اور میزان الاعتدال کے حوالہ سے لکھا " محمد بن حمید کو امام بخاری رحمہ اللہ , امام سخاوی , امام نسائی , یعقوب بن شیبہ ابوزرعہ , جوزجانی , اسحاق کوسج , فضلک رازی , ابو علی نیساپوری , صالح صالح بن محمد اسدی , ابن خراش اور ابونعیم رحمہ اللہ وغیرہ محدثین نے ضعیف کہا "
تجلیات صفدر 7/493 .
اب دیوبندی بتائیں کہ الیاس گھمن کذاب خنّاس خائن سبیل یہود پر ہے یا اوکاڑوی ؟
مزید ملاحظہ کیجئے۔
مفتی جمیل احمد نزیری دیوبندی نے آٹھ رکعات والی روایت پر حملہ کرتے ہوئے میزان الاعتدال 3/49, 50 کے حوالہ سے لکھا " دوسری سند میں یعقوب قمی سے پہلے ایک نام "محمد بن حمید الرازی کا ہے اس کے متعلق امام ذھبی رحمہ اللہ کہتے ہیں " ھو ضعیف " وہ ضعیف ہے۔
یعقوب بن شیبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں " کثر المناکیر " بہت منکر احادیث بیان کرتا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں " فیہ نظر " اس میں نظر (اعتراض) ہے۔
ابوزرعہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے . کذبہ ابوزرعہ۔
اسحٰق کوسج رحمہ اللہ کہتے ہیں " اشھد انہ کذاب " میں گواہی دیتا ہو کہ وہ جھوٹا ہے۔
صالح جزرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:
فی کل شیئ یحدثنا ما رایت اجر اعلی اللہ منہ کان یاخذ احادیث الناس فیقلب بعضہ علی بعض
ہر چیز کے بارے میں حدیث بیان کرتا ہے اللہ پر اس سے زیادہ جری شخص میں نے نہیں دیکھا لوگوں کی حدیثوں کو بدل دیتا ہے۔
ابن خراش کہتے ہیں " کان واللہ یکذب " قسم خدا کی وہ جھوٹا ہے۔
امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں " لیس بثقہ " وہ معتبر نہیں ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز صفحہ: 296 از مفتی جمیل احمد نزیری دیوبندی , مکتبہ فیض القرآن دیوبند یو پی۔
اب اوکاڑوی کی بات کو پھر سے دہراتے ہیں "جس کی سند کا حال حکیم صاحب نے چھپایا جبکہ کتمان سبیلِ یہود ہے سبیلِ رسول نہیں"
تجلیات صفدر 5/34 .
ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ " جسکی سند کا حال خنّاس الاسلام الیاس گھمن دیوبندی نے نہ صرف چھپایا بلکہ جھوٹ بول کر اسے حسن درجہ کا راوی کہا "جوکہ بقول اوکاڑوی دیوبندی کتمان سبیلِ یہود ہے " ثابت ہوا الیاس گھمن دیوبندی خنّاس الاسلام ہے جوکہ اوکاڑوی کی طرح اسی کے اصول کے مطابق یہودی ہے ، آل دیوبندی بتائے جمیل احمد دیوبندی و اوکاڑوی کذاب خنّاس ہیں یا گھمن دیوبندی کذاب خائن خنّاس الاسلام اور سبیل یہود پر ہے
فیصلہ معزز قارئین کرام اور آل دیوبند خود کریں اللہ تعالی ہماری ان جیسے علمائے سوء دیوبندیوں سے حفاظت فرمائے ان خنّاسوں کے ہر شر و فتنہ سے ہماری حفاظت فرمائے۔
آمین ثم آمین یا رب العالمین

امام بخاری اور صحیح البخاری

پر

احناف کے دو اعتراض

تحریر
ابو زاہد ڈیروی

توضیح
حیدر علی السلفی

حنفی، دیوبندی اوکاڑوی پارٹی دن رات یہ دونوں باتیں کرتے ہوئے نہ تو شرماتی ہے، اور نہ ہی غیرت کا مظاہرہ کرتی ہے ، کہ امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد نہیں تھے، بلکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مقلد تھے ، اور امام بخاری رحمہ اللہ نے تو ان رواۃ سے بھی رویات لی ہیں جو ناصرف حنفی تھے بلکہ ان کے نام بھی حنفی تھے۔جیسا کے آگے تفصیلاً وضاحت موجود ہے، اس مختصر بحث میں ان دونوں باتوں کا تجزیہ آپ کے سامنے ہے۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ :

علامہ ذہبی جن کے متعلق محمد حسین نیلوی حنفی لکھتے ہیں :
"جب امام ذہبی اس کی تصحیح کردیں تو قطعی صحیح بن جائے گی جس کا منکر کافر نہیں تو کم از کم فاسق ضرور ہوگا کیونکہ امام ذہبی رحمہ اللہ کا قول حجت ہے ۔

نداء حق صفحہ: 285

وہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وكان إماما حافظا حجة رأسا في الفقه والحديث مجتهدا من أفراد العالم مع الدين والورع والتأله .

آپ امام ، حافظ ، حجت چوٹی کے فقیہ و محدث اور مجتہد تھے ، نیز دین داری تقوی و پرہیز گاری اور عبادت گزاری کے ساتھ ساتھ یگانہ روزگار تھے ۔

توضیح:
پس ثابت ہوا جو حنفی دیوبندی امام بخاری رحمہ اللہ کے مجتہد ہونے کے منکر ہیں وہ بقول محمد حسین نیلوی دیوبندی کے کافر ہیں، کم از کم فاسق ضرور ہیں۔

رشید احمد گنگوہی حنفی :
رشید احمد گنگوہی جن کے متعلق عاشق الہی میرٹھی حنفی نے واشگاف الفاظ میں لکھا ہے :

قطب العالم ، قدوة العلماء ، غوث الأعظم ، أسوة الفقهاء ، جامع الفضائل والفواضل العلية ، مستجمع الصفات الخصائل البهية والسنية ، حامي دين مبين مجدد زمان وسيلتنا إلى الله الصمد الذي لم يلد و لم يولد شيخ المشائخ

تذکرة الرشید صفحہ: 2

وہ (رشید احمد گنگوہی) لکھتے ہیں :

الإمام البخاري عندي مجتهد برأسه و هذا أيضا ظاهر من ملاحظة تراجمه بدقة النظر

امام بخاری میرے نزدیک مجتہد مستقل ہیں اور یہ دقیق نظر کے ساتھ ان کے تراجم ابواب کے ملاحظہ سے ظاہر ہے۔

لامع الداري على جامع البخاري صفحہ: 19

دیوبندی علامہ عبد الرشید نعمانی :
محمد عبد الرشید نعمانی حنفی لکھتے ہیں :

قال سليمان بن إبراهيم العلوي : البخاري إمام مجتهد برأسه كأبي حنيفة والشافعي ومالك و أحمد .

امام بخاری رحمہ اللہ ائمہ اربعہ ابو حنیفہ امام شافعی امام مالک اور امام احمد کی طرح چوٹی کے مجتہد تھے ۔

ما تمس إليه الحاجة صفحہ: 26

انور شاہ کشمیری حنفی:

مولانا انور شاہ کشمیری حنفی جن کے متعلق انظر شاہ کشمیری حنفی نقش دوام حیات کشمیری پر شیخ علی کا قول نقل کرتے ہیں :

لو حلفت أنه أعلم بأبي حنيفة لما حنثت

نقش دوام حیات کشمیری صفحہ: 290

وہ (انور شاہ کشمیری حنفی) لکھتے ہیں :

" واعلم أن البخاري مجتهد لا ريب فيه "

مقدمہ فیض الباری 58 / 1

یہ بات جان لینی چاہیے کہ امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد ہیں اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔دوسرے مقام پر امام بخاری کوشافعی المذہب کہنے والوں کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

" لكن الحق أن البخاري مجتهد "

العرف الشذی 126/ 1

توضیح:

انور شاہ کشمیری اور رشید احمد گنگوہی کے نزدیک امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد ہیں، جو دیوبندی انکار کرتا ہے اس کے نزدیک کشمیری اور گنگوہی دونوں کذاب ہیں۔

محمد زکریا حنفی :

محمد زکریا حنفی لکھتے ہیں :

یہاں ایک مسئلہ یہ ہے کہ اہل حدیث اور ائمہ محدثین مقلد تھے یا غیر مقلد ؟ پھر مقلد ہونے کی صورت میں کس کی تقلید کرتے تھے ؟ اس کے اندر علماء کا اختلاف ہے اور یہ بات ہے کہ جو آدمی بڑا ہوتا ہے اس کو ہر شخص چاہتا ہے کہ ہماری پارٹی میں شامل ہو جائے ، کیونکہ اس میں تجاذب اور کشش بہت ہوتی ہے اور ہر ایک اپنی طرف کھینچتا ہے ، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ کے متعلق غیر مقلدین تو کہتے ہیں کہ وہ غیر مقلد تھے اور مقلدین ان کو مقلد مانتے ہیں ، اسی طرح بہت سے شوافع نے اپنے طبقات میں ان کو شافعی تحریر کیا ہے ، چکی کا پاٹ یہ ہے کہ امام بخاری پختہ طور پر مجتہد تھے ۔

تقریر بخاری شریف: 41

سلیم اللہ خان حنفی :
سلیم اللہ خان حنفی (مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی) لکھتے ہیں :
بخاری مجتہد مطلق ہیں ۔
فضل الباری 36 / 1
محمد عاشق الٰہی حنفی :
محمد عاشق الٰہی بلندی شہری حنفی ، محمد زکریا حنفی کی سوانح عمری میں لکھتے ہیں :
میرے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ پختہ طور پر مجتہد تھے ، اگر امام صاحب کو مقلد مان لیا جائے تو یہ ہمارے جیسے مقلد نہیں کہلائیں گے کہ جو امام نے کہہ دیا بس اسی پر عمل کر لیا ۔
سوانح عمری محمد زکریا : 334)
احمد رضا بجنوری حنفی :
احمد رضا بجنوری حنفی لکھتے ہیں :
" جامع صحیح بخاری مجموعی حیثیت سے اپنے بعد کی تمام کتابوں پر فوقیت و امتیاز رکھتی ہے ، اس کے تراجم و ابواب کو بھی امام بخاری رحمہ اللہ کی فقہی ذکاوت و دقت نظر کے باعث خصوصی فضیلت و برتری حاصل ہے ، لیکن امام بخاری رحمہ اللہ چونکہ خود درجہ اجتہاد رکھتے تھے ، اس لیے انہوں نے جمع احادیث کا کام اپنے نقطہ نظر سے قائم کئے ہوئے تراجم و ابواب کے مطابق کیا ۔ "
أنوار الباری شرح اردو صحیح البخاری 34 / 2)
پس ثابت ہوا کبائر علمائے دیوبند کے نزدیک امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد ہی نہیں بلکہ مجتہد مطلق ہیں، جو اس کا انکار کرتا ہے یا وہ جھوٹا ہے یا ان کے اکابر علماء جھوٹے ہیں۔

دوسرا اعتراض اور اس کا جواب

اکثر حنفی دیوبندی اوکاڑوی پارٹی سے تعلق رکھنے والے کہتے ہیں کہ صحیح البخاری حنفی راویوں کے بغیر مکمل نہیں ہے، بلکہ اس کا پہلا راوی بھی حنفی اور آخری راوی بھی حنفی ہے۔

الجواب:

صحیح بخاری کی حدیث اس طرح ہے۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الحَنَفِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ» وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَابٌ: لاَ يَشْتَرِي حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ

صحیح البخاری رقم الحدیث:2159

اس سند میں موجود راوی

الشهرة : عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي , الكنيه: أبو علي

النسب : الحنفي, البصري

الرتبة : ثقة

عاش في : البصرة

توفي عام : 209

یعنی 209 ہجری میں فوت ہوگئے اور امام مالک کے شاگرد عبید اللہ بن عبدالمجید الحنفی کو انہوں نے حنفی مقلد سمجھ لیا جو ابو حنیفہ کے ہم عصر راوی تھا۔

علامہ زین الدین العرقی نے لکھا:

وَمِنْهُ مَا فِي نَسَبٍ كالْحَنفي قَبِيْلاً اوْ مَذْهَباً اوْ بِاليَا صِفِ

نحوُ الحَنَفِيّ، والحنفيّ فلفظِ النسبِ واحدٌ

وأحدُهما منسوبٌ إلى القبيلةِ، وهمْ بنو حَنِيْفَةَ، منهمْ أبو بكرٍ عبدُ الكبيرِ

ابنُ عبدِ المجيدِ الحنفيُّ، وأخوهُ أبو عليٍّ عُبيدُ اللهِ بنُ عبدِ المجيدِ الحنفيُّ

أخرجَ لهما الشيخانِ

والثاني: منسوبٌ إلى مذهبِ أبي حنيفةَ، وفيهمْ كثرةٌ

ایک وہ قسم جس میں حنفی کا مطلب یا تو راوی کے خاندان کی نسبت سے ہوتا ہے یا پھر ابو حنیفہ کے مذہب کی تقلید کی وجہ ہے۔

جس میں پہلی قسم جو قبیلہ یعنی خاندان کی وجہ سے منسوب ہے ، اور وہ بنو حنیفہ ہیں ، ان میں ابو بکر عبد الکبیر ابن عبد الماجد الحنفی ، اور اس کے بھائی ابو علی ، عبید اللہ ابن عبد المجید حنفی ، نے ان دونوں سے بخاری اور مسلم نے روایت لی ہیں۔

دوسرا تعلق ابو حنیفہ مکتبہ فکر سے ہے ، اور ان میں ایک بڑی تعداد موجود ہے۔

دیوبندی جہاں کہیں بھی محدثین کے نام کے ساتھ حنفی لکھا دیکھتے ہیں فوراً شیعہ رافضیوں کی طرح خوشی سے اچھلنے لگتے ہیں تو اس کے بعد پیش ہے ایک بڑا حنفی، امام محمد بن جریر الطبری نے تاریخ الطبری میں لکھا:

دوم وفد بنى حنيفه ومعهم مسيلمه وَفِيهَا قَدِمَ وَفْدُ بَنِي حَنِيفَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ حميد، قال: حَدَّثَنَا سلمة، عن ابن إسحاق، قال: قدم على رسول الله ص وفد بني حنيفة، فيهم مسيلمة بْن حبيب الكذاب، حَدَّثَنَا ابن حميد، قال: حَدَّثَنَا سلمة، عن ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ عُلَمَائِنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، أَنَّ بَنِي حَنِيفَةَ أَتَتْ بِمُسَيْلِمَةَ الى رسول الله ص تَسْتُرُهُ بِالثِّيَابِ.

تاریخ الطبري
قبیلہ بنو حنیفہ کی سمیہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی خدمت میں حاضری، اس سال بنی حنیفہ کا وفد رسول اللہ کے پاس آیا اور ان میں مسلیمہ بن حبیب الکذاب بھی تھا۔
یعنی مسلمہ بن الکذاب بھی حنفی تھا۔ اب دیوبندی اور بریلوی کو اس پر بھی جواب دینا چاہئے کہ اس کا تذکرہ کیوں نہیں کرتے اپنی عوام کے سامنے۔ اب حنفی مقلدین کی کیلئے پیش ہے ابو حنیفہ کی پیدائش سے بھی پہلے کے حنفی ملاحظہ فرمائیں۔
حافظ ابن حجر نے کئی صحابہ کرام کے نام کے ساتھ الحنفی لگایا ہے۔
(الإصابة في تمييز الصحابة)

أثال بن النعمان الحنفي.

روى عن عبدان من طريق الحارث بن عبيد الإيادي، عن أبيه، عن أثال بن النعمان الحنفي، قال: أتيت النبي صلّى اللَّه عليه وسلم أنا وفرات بن حيّان فسلمنا عليه فرد علينا، ولم نكن أسلمنا بعد، فأقطع فرات بن حيّان

طلق بن علي.

بن طلق بن عمرو، ويقال: ابن علي بن المنذر بن قيس بن عمرو. ويقال: هو طلق بن قيس بن عمرو بن عبد اللَّه بن عمرو بن عبد العزّى «3» بن سحيم الحنفي السّحيمي، يكنى أبا علي.

مشهور، وله صحبة ووفادة ورواية. ويقال هو طلق بن ثمامة، حكاه ابن السّكن.

صهبان بن شمر:

بن عمرو الحنفيّ اليماميّ.

ذكره وثيمة في الرّدّة، واستدركه ابن فتحون، وذكر له قصّة مع بني حنيفة لما ارتدّوا مع مسيلمة، وفيها أنه كتب إلى بكر الصدّيق يقول له: إن الناس قبلنا ثلاثة أصناف: كافر مفتون، ومؤمن مغبون، وشاك مغموم، وكتب في الكتاب:

إنّي بريء إلى الصّدّيق معتذر،، ممّا مسيلمة الكذّاب ينتحل

كركرة:

مولى رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وآله وسلم، كان نوبيّا أهداه له هوذة بن علي الحنفي اليمامي فأعتقه

يزيد بن معبد:

القيسي الربعي اليمامي

وهم من جعله غير يزيد بن معبد الحنفي الدولي، بل هو واحد.

أبو مريم الحنفي اليمامي

. ذكره الدّولابيّ في الصحابة، وقال: اسمه إياس بن صبيح، وكان من أصحاب مسيلمة الكذاب، فأسلم وولى بعد ذلك قضاء البصرة. وذكر عمر بن شبّة أنّ فتح رامهرمز كان على يديه. وقد تقدم في الأسماء.

پس ثابت ہوا جو دیوبندی یہ کہتے ہیں کہ صحیح البخاری میں حنفی رواۃ موجود ہیں وہ جھوٹ بولتے ان کو تحقیق کرنی چاہیے

پس ثابت ہوا جو دیوبندی یہ کہتے ہیں کہ صحیح البخاری میں حنفی رواۃ موجود ہیں وہ جھوٹ بولتے ان کو تحقیق کرنی چاہیے

کیا ابو حنیفہ اُمّت کا چراغ ہے؟

طلحہ السلفی

حنفیوں کی طرف سے ایک روایت امام ابوحنیفہ کی فضیلت میں پیش کی جاتی ہے جس کی سند و متن اور اُس کی حقیقت پیش خدمت ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

ابو بکر احمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (المتوفى: 463ھ) نے کہا:

أَخْبَرَنِي الْقَاضِي أَبُو الْعَلاءِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَصْرِيُّ، قَالا: أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَامِرٍ الْكِنْدِيُّ، بِالْكُوفَةِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ البُورَقِيُّ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَاسِرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ:"إِنَّ فِي أُمَّتِي رَجُلا"، وَفِي حَدِيثِ الْقَصْرِيِّ: "يَكُونُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ اسْمُهُ النُّعْمَانُ، وَكُنْيَتُهُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي، هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي، هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب روایت میں ہے کہ:

میری اُمت کا ایک شخص جس کا نام نعمان ہوگا اور کنیت ابو حنیفہ، وہ میری امت کا روشن چراغ ہوگا، یہ جملہ تین بار اِرشاد فرمایا

[رواہ الخطیب فی تاریخہ 13/335 بتحقیق عبد القادر عطا، طبع دارالکتب العلمیۃ ، ابن الجوزي في كتاب الموضوعات، بتحقیق عبد الرحمن محمد عثمان، الناشر محمد عبد المحسن، صفحہ: 48 ، رواہ العجلوني في كشف الخفاء ومزيل الالباس، بتحقیق الشیخ محمد یوسف بن محمود الحاج جلد:1 صفحہ:47]

تحقیقی جائزہ

امام بغدادی رحمہ اللہ:

"قال الخطيب: هذا حديث موضوع"

امام خطیب بغدادی نے کہا: یہ حدیث موضوع (منگھڑت) ہے، سند کے راویوں میں علّت وضع موجود ہے۔
قاضي ابو العلاء محمد بن علي الواسطي: ضعيف الحديث
محمد بن سعيد البورقي: يضع الحديث (یعنی حدیثیں گھڑتا تھا)
سليمان بن جابر بن سليمان: مجهول الحال
بشر بن يحيى: ضعيف
تنبیہ:
ان راویوں کی تفصیل کے لئے کُتب رجال کی طرف رجوع کریں، ہمارے احکام میں اگر کہیں کوئی غلطی ہو تو اطلاع کریں۔
خلاصہ: یہ روایت موضوع منگھڑت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جُھوٹ کا پلندہ ہے، مزید اس کے تمام طرق ضعیف و موضوع ہیں، اِس سلسلہ کی دیگر روایتوں کے لئے امام ابن جوزی رحمہ اللہ کی کتاب الموضوعات کی طرف رجوع کریں۔

شیخ البانی رحمہ اللہ پر اعتراضات کی حقیقت

ابو زبیر محمد ابراہیم ربانی

افادات

حیدر علی السلفی

محدث العصر علامہ ابوعبدالرحمن محمد ناصرالدین البانی رحمہ اللہ کی شخصیت اہل علم حلقہ میں تعارف محتاج نہیں ،اللہ پاک نے ان سے دین کی وسیع خدمات لیں ہیں ،احادیث پر احکام کے حوالہ سے پوری دنیا میں مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں، والحمدللہ،جہاں علوم نبوی کی محبت سے سرشار شخصیات کو اہل حق کی طرف سے مقبولیت عامہ حاصل ہوتی ہے وہاں ایسے عظیم لوگوں پر اہل باطل کی طرف سے بے جا اعتراضات کی بوچھاڑ بھی کی جاتی ہے۔ایسے ہی مخالفین کے ان نشتروں سے محدث البانی رحمہ اللہ بھی محفوظ نہ رہ سکے اپنے فرقہ کے ہاں شیخ الاسلام کے لقب سے یاد کیے جانے والے مفتی تقی عثمانی"استاد حدیث دارالعلوم کراچی"دل میں موجود غبار کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"شیخ ناصرالدین البانی(اللہ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے)تصحیح وتضعیف کے بارے میں حجت نہیں ہیں چنانچہ انہوں نے بخاری ومسلم کی بعض احادیث کو ضعیف کہہ دیا۔

اور عجیب بات یہ ہے کہ ایک ہی حدیث کے بارے میں بڑی شدومد سے کہہ دیاکہ یہ ضعیف ہے،ناقابل اعتبار ہے،مجروح ہے، ساقط الاعتبار ہے اور پانچ سال کے بعد وہی حدیث آئی اس پر گفتگو کرنے کے لیے کہاگیا تو کہا کہ یہ بڑی پکی ہے اور صحیح حدیث ہے، یعنی جس حدیث پر بڑی شدومد سے نکیر کی تھی آگے جاکر بھول گئے کہ میں نے کیا کہاتھا تو ایسے تناقضات ایک دو نہیں بیسیوں ہیں اور کہاجارہاہے کہ یہ حدیث کی تصحیح وتضعیف کے بارے میں مجدد ھذہ الماۃ ہے۔

بہرحال عالم کے لیے ثقیل لفظ استعمال نہیں کرناچاہیے لیکن ان کے انداز گفتگو میں سلف صالحین کی جو بے ادبی ہے اور ان کے طریقہ تحقیق میں جو یک رخاپن ہے جس کے نتیجے میں صحیح حدیثوں کو بھی ضعیف قرار دے دیتے ہیں اور جہاں اپنے مطلب کی بات ہوتی ہے وہاں ضعیف کو بھی صحیح قرار دے دیتے ہیں اس لیے ان کا کوئی بھی اعتبار نہیں حدیث کی تصحیح وتضعیف کوئی آسان کام نہیں ہے"

انعام الباری جلد:4صفحہ:347-344طبع کراچی

دیوبندی شیخ الاسلام کے درج بالا کلام پر زیادہ متعجب ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس فرقہ کے پلیٹ فام سے ہمیشہ ایساہی مواد برآمد ہوتاہے لیکن یہاں پر اتنا عرض ضرور کریں گے کہ ہمیں فرقہ دیوبندیہ میں سے کم از کم مفتی تقی عثمانی صاحب سے یہ توقع نہ تھی!

مفتی صاحب کے متعصبانہ کلام سے درج ذیل باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

محدث البانی احادیث کی تصحیح وتضعیف میں تناقضات کے شکار ہیں۔

محدث البانی کے کلام میں اسلاف امت کے بے ادبی موجودہے ۔

محدث البانی اپنے مطلب کی روایات کو صحیح اور مطلب کے خلاف روایات کو ضعیف کہتے تھے۔

ھذا بھتان عظیم

ان تینوں اتہام تراشیوں کا جائزہ پیش خدمت ہے:

پہلے الزام کی حقیقت:

مفتی تقی عثمانی کا امام البانی رحمہ اللہ پر یہ اعتراض وارد کرنا کہ ان کے تناقضات کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں نرا تعصب ہے!

سیاہ جھوٹ ہے (السلفی)

محدث العصر علامہ ناصرالدین البانی رحمہ اللہ میں جس قدر حفاظت حدیث کا جذبہ موجود تھا ہم اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے تو حدیث کی محبت سے سرشار شخص کے بارہ میں ایسی توقع رکھناہی بےکار ہے۔

باقی غیردانستہ طور پر تناقض کا واقع ہوجانا بعید نہیں کیونکہ ہم انہیں وقت کا محدث سمجھنے ساتھ انسان سمجھتے ہیں اور انسان سے خطا کا وقوع عین ممکن ہے۔

یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ محدث البانی رحمہ اللہ نے کئی احادیث پر صحت وضعف کے حکم سے رجوع بھی کیا ہے ان کے تراجعات پر مستقل کتاب(تراجعات الالبانی) بھی موجود ہے جو کہ ان کے حق پرست ہونے کی واضح دلیل ہے۔

حقیقت ظاہر ہوجانے کے بعد اپنی سابقہ تحقیق سے رجوع کرنا ہر دور میں اہل حق کی شناخت رہی ہے مرجوع عنہ باتوں کو لے کر تناقض کا دعویٰ کرنا سراسر نا انصافی ہے۔

بلکہ معروف متعصب دیوبندی مولوی حبیب اللہ ڈیروی صاحب کے بقول مرجوع عنہ باتوں کی تشہیر کرنا تلبیس اور خیانت ہے ڈیروی صاحب لکھتے ہیں:

کتنی زبردست جسارت اور خیانت وتلبیس ہے کہ جو رسالہ منسوخ ہے اس کا مصنف اس عمل سے رجوع کرچکاہے اس کی تشہیر کی جارہی ہے۔

نور الصباح حصہ دوم صفحہ:24

الغرض تقی صاحب کا محدث البانی رحمہ اللہ پر تناقض والا اعتراض افواہ وتعصب کے سوا کچھ نہیں۔

البتہ علمائے احناف کی کتب تناقض وتضاد سے بھری پڑی ہیں اس کی بیسیوں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں اختصار کے پیش نظر ہم صرف تین مثالوں پر اکتفاء کرتے ہیں:

مفتی تقی عثمانی صاحب اپنی معروف کتاب درس ترمذی میں ایک جگہ پر عبدالرحمن بن زیاد الافریقی کے متعلق کہتے ہیں:

رشدین بن سعد اور عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی واضح طور پر ضعیف ہیں۔

[درس ترمذی جلد1صفحہ:270]

جب یہی راوی اپنے مطلب کی روایت میں آیاتو تقی عثمانی صاحب نے اپنے مذکورہ بیان کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا:

حدیث باب کو امام ترمذی نے عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی کی وجہ سے ضعیف قرار دیاہے لیکن درحقیقت وہ ایک مختلف فیہ راوی ہیں جہاں بعض حضرات نے ان کی تضعیف کی ہے وہیں بعض نے ان کی توثیق بھی کی ہے لہذا یہ حدیث کم ازکم حسن ضرور ہے۔

درس ترمذی جلد:2صفحہ:157

غور کیجئے دوسروں پر تناقض کا الزام لگانے والے تقی عثمانی صاحب خود ہی وادی تناقض میں غوطہ زن ہیں۔

مفتی تقی کے ممدوح اور دیوبندی مکتب فکر میں محقق کہلائے جانے والے علامہ محمدبن علی نیموی کی کتاب آثارالسنن تناقضات سے بھری ہوئی ہے مثلا نیموی صاحب نے گیارہ رکعت تراویح کے ثبوت والی حدیث پر جرح کرتے ہوئے اس میں موجود حسن الحدیث راوی عیسٰی بن جاریہ کو ضعیف کہ دیا۔

آثارالسنن حدیث::773صفحہ:391

یہی راوی جب اپنےمطلب کی روایت میں آیا تو اسی صاحب نے لکھا:رواہ ابویعلی واسنادہ صحیح۔

آثارالسنن حدیث:940عن جابر

کوفہ کے معروف قاضی شریک بن عبداللہ (ثقہ قبل الاختلاط) کی بیان کردہ روایت احناف کی تائید میں آئی تو مشہور دیوبندی عالم سرفرازصفدر صاحب نے لکھا:

علامہ ذہبی ان کوالحافظ الصادق اور احدالائمۃ لکھتے ہیں نیز لکھتےہیں کہ وھو احد الائمہ الاعلام حسن الحدیث،امام، فقیہ اور کثیرالحدیث تھے وحدیثہ من اقسام الحسن علامہ ابن سعد ان کو ثقہ مامون اور کثیرالحدیث کہتے تھے۔

احسن الکلام جلد:1صفحہ:257 ط مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ

اور جب اسی ہی راوی کے واسطہ سے دوسری روایت ان کے مطلب کے خلاف آگئی تو اسی سرفراز صفدرصاحب نے اپنی اسی ہی کتاب میں لکھا:

اس روایت کا مرکزی راوی شریک ہے۔

امام بیہقی ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ:
اکثر محدثین اس سے احتجاج نہیں کرتے اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ:
یحیٰی قطان اس کی اشد تضعیف کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ: اس کی حدیث قابل قبول نہیں ہے۔ جوزجانی اس کو سیء الحفظ اور مضطرب الحدیث کہتے ہیں۔ابراہیم بن سعد کہتے ہیں کہ: شریک نے چار سو احادیث میں غلطی کی ہے۔ علامہ جزائری لکھتے ہیں کہ: ان کی حدیث مردود اور غیر مقبول ہے حافظ ابن حجر اس کو کثیر الخطا کہتے ہیں۔
احسن الکلام جلد:2صفحہ:128،ط گوجرانوالہ
دوسرے الزام کی حقیقت:
مفتی تقی عثمانی صاحب کا محدث البانی رحمہ اللہ کے بارے میں (بغیر کسی ثبوت پیش کیے)یہ کہنا کہ ان کے انداز گفتگو میں سلف کی بےادبی موجود ہے محدث البانی پر بہت بڑا اتہام ہے جس سے تقی صاحب کو توبہ کرنی چاہیے ورنہ حساب وکتاب کا وقت دور نہیں!
محدث البانی رحمہ اللہ کی دل میں جس قدر سلف کا احترام موجود تھا آج کے دور میں اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ صرف یہاں تک بس نہیں بلکہ اس پر فتن دور میں سب زیادہ منہج سلف کا پرچار کرنے والے یہی شخص تھے انہیں کتاب وسنت کی تفہیم میں سلف کے فہم پر مکمل بھروسہ تھا۔اس کی متعدد امثلہ موجود ہیں تو ایسے شخص کے بارے میں اس طرح کا تاثر ظاہر کرنا بددیانتی اور انصاف کا خون ہے۔
یہاں پر یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ سلف صالحین کی بےادبی کرنے والے کون ہیں؟
سب سے زیادہ اسلاف امت(صحابہ تابعین وتبع تابعین وائمہ دین)کی بے ادبی وگستاخی کرنے والے مقلدین احناف ہیں،ان کے نشتروں سے نہ صحابہ محفوظ ہیں اور نہ ہی آئمہ اسلام!
اس بارے میں ایک تفصیل دیکھنے کے لیے ہمارے دوست محترم المقام ابونعمان زبیرصادق آبادی کی کتاب''آئینہ دیوبندیت''ملاحظہ کریں۔

تیسرے الزام کی حقیقت:
مفتی صاحب کا محدث البانی رحمہ اللہ پر تیسرا اتہام یہ ہے کہ وہ معاذاللہ اپنے مطلب کی احادیث کو صحیح اور مطلب کے خلاف احادیث کو ضعیف کہتے تھے !

حالانکہ محدث البانی رحمہ اللہ کی کتب کا مطالعہ کرنے والے بخوبی واقف ہیں کہ وہ اس خصلت سے کوسوں دور تھے بلکہ محدث البانی رحمہ اللہ اپنے اصولوں پر قائم رہتے ہوئے اپنے موقف کی تائید کرنے والی کئی احادیث کو ضعیف کہاہے اور اسی طرح مخالف کے موقف کی تائید کرنے والی روایات کی تصحیح بھی فرمائی ہے۔

اس کی متعدد امثلہ بھی موجود ہیں۔

مفتی صاحب جو الزام محدث البانی پر لگارہے ہیں امام صاحب تو اس سے بری ہیں والحمدللہ۔۔۔باقی یہی عادت مفتی تقی صاحب اور ان کے ہم مسلک علماء میں پائی جاتی ہے۔

جیساکہ مفتی تقی صاحب نے ایک ہی راوی کو اپنی کتاب میں ثقہ کہا وہی راوی جب مطلب کے خلاف روایت میں آیا تو اسے اسی ہی کتاب میں ضعیف قرار دے دیا۔

علمائے دیوبند کے تناقضات ہم پہلے بیان کر چکے ہیں
اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے ان چند امثلہ پر اکتفاء کیاجاتاہے ورنہ میری معلومات کے مطابق کوئی بھی حنفی عالم تناقضات سے سالم نہیں ۔

مفتی صاحب نے جو الزام محدث وقت پر لگایا اسی ہی میں اپنے اکابرین بلکہ اپنے آپ کو بھی گرفتار پایا۔

محدث البانی رحمہ اللہ اور صحیحین کی احادیث پر جرح:
ہمارے نزدیک صحیح البخاری وصحیح مسلم کی تمام تر مرفوع متصل روایات کی صحت پر امت کا اجماع ہے۔

ہمیشہ سے علماء حق صحیحین کی احادیث کا دفاع کرتے ہوئے آرہے ہیں بلکہ ہم اس دفاع کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔

جیساکہ ذہبی عصر المحدث الفقیہ الحافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح بخاری و صحیح مسلم اور مسلک حق: مسلک اہل حدیث کے لئے میری جان بھی حاضر ہے۔یہ باتیں جذباتی نہیں بلکہ میرے ایمان کا مسئلہ ہے۔

[علمی مقالات ج:٦ص:٣٧٨،٣٧٧]

جہاں تک تعلق ہے محدث البانی کا کہ انہوں نے صحیحین کی بعض احادیث پر جرح کی ہے تو یہ انکی اجتہادی خطا ہے،اس پر وہ ماجور ہونگے ۔ان شاءاللہ

تذکرہ محدث العصر رحمتہ اللہ

حیدر علی السلفی

نسب نامہ:
ذھبی زماں، الحافظ،المحدث، الفقیہ، الثقہ شیخ الاسلام حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ:
ابو طاہر و ابو معاذ محمد زبیر عرف حافظ زبیر علی زئی بن مجدد خان بن دوست محمد خان بن جہانگیر خان بن امیر خان بن شہباز خان بن کرم خان بن گل محمد خان بن پیر محمد خان بن آزاد خان بن اللہ داد خان بن عمر خان بن خواجہ محمد خان علی زئی افغانی پاکستانی، والحمد للہ

ولادت با سعادت:
محدث زبیر علی زئی رحمہ اللہ 27/ ذوالقعدہ 1376ھجری بمطابق 25/ جون 1957ء بمقام پیرداد (حضرو) ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔

وفات:
7 محرم 1435ھ بمطابق 10/ نومبر 2013ء راولپنڈی میں وفات پائی۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

تعلیم:
جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ (فارغ التحصیل)
وفاق المدارس السلفیہ فیصل آباد (فارغ التحصیل)
ایم اے عربی (پنجاب یونیورسٹی)
ایم اے اسلامیات (پنجاب یونیورسٹی)
ایم اے انگلش (پنجاب یونیورسٹی)

شیوخ:

ابو محمد سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ۔

ابو القاسم سید محب اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ۔

ابو الفضل فیض الرحمن ثوری۔

ابو الرجال اللہ دتہ سوہدروی لاہوری۔

شیخ العرب والعجم عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ۔

محدث پنجاب حافظ عبد المنان نور پوری رحمہ اللہ۔

الشیخ الحدیث حافظ عبد الحمید ازہر رحمہ اللہ۔

ان اساتذہ سے اجازتِ روایت حاصل ہے ،ان میں بعض شیوخ سے زیادہ استفادہ کیا ہے مثلاً شیخ ابو الرجال رحمہ اللہ، حافظ عبد الحمید ازہر رحمہ اللہ اور شیخ بدیع الدین الراشدی السندھی رحمہ اللہ۔

تلامذہ:

حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ تعالی

حافظ شیر محمد حفظہ اللہ تعالی

شیخ صدیق رضا حفظہ اللہ تعالی

شیخ تنویر الحق ہزاروی حفظہ اللہ تعالی

شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ تعالی

تحقیق و تخریج:

50 سے زیادہ کتابیں، بشمول سنن اربعہ، مسند حمیدی، صحیح ابن خزیمہ، تفسیر ابن کثیر، مؤطا امام مالک (یحییٰ، ابن القاسم) وغیرہ۔

نوٹ: کچھ کتابیں ان کی طرف منسوب ہیں جیسے سنن نسائی مطبوعہ دارالسلام ،تفسیر ابن کثیر شیخ رحمہ اللہ ان سے بری الذمہ ہیں۔

سنن أبي داود

سنن الترمذي

سنن النسائي

سنن ابن ماجہ

کتابیں:

تحقیقی و علمی مقالات جلد اوّل

تحقیقی و علمی مقالات جلد دوم

تحقیقی و علمی مقالات جلد سوم

تحقیقی و علمی مقالات جلد چہارم

تحقیقی و علمی مقالات جلد پنجم

تحقیقی و علمی مقالات جلد ششم

فتاویٰ علمیہ المعروف توضیح الاحکام جلد اوّل

فتاویٰ علمیہ المعروف توضیح الاحکام جلد دوم

فتاویٰ علمیہ المعروف توضیح الاحکام جلد سوم

مختصر صحیح نماز نبوی ﷺ

ہدیۃ المسلمین

سنت کے سائے میں (فی ظلال السنۃ)

سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ کے درخشاں پہلو

فضل الاسلام

نورالعینین فی اثبات رفع الیدین

مسئلہ ختم نبوت

تعدادِ رکعاتِ قیامِ رمضان کا تحقیقی جائزہ

فضائل درود و سلام: فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ

کتاب الاربعین لابن تیمیہ

فضائل جہاد لابن عساکر

فضائل صحابہ: محبت ہی محبت

شمائل ترمذی

حاجی کے شب و روز

شرح حدیثِ جبریل

مصافحہ و معانقہ کے احکام و مسائل

مشکوۃ المصابیح جلد 1

مشکوۃ المصابیح جلد 2
مشکوۃ المصابیح جلد 3
صحیح بخاری کا دفاع
توفیق الباری فی تطبیق القرآن و صحیح البخاری
الکواکب الدریۃ فی وجوب الفاتحۃ خلف الامام: مسئلہ فاتحہ خلف الامام
نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام
اہلِ حدیث ایک صفاتی نام
دین میں تقلید کا مسئلہ
جزء رفع الیدین: مانعین رفع الیدین کے شبہات اور ان کا ازالہ
نصر الباری فی تحقیق جزء القراءۃ للبخاری
رسول اللہ ﷺ کے لیل و نہار
امین اوکاڑوی کا تعاقب
بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم
آلِ دیوبند کے 300 جھوٹ
آل دیوبند سے 210 سوالات
انوار الطریق فی رد ظلمات فیصل الحلیق
القول المتین فی الجہر بالتامین
اختصار علوم الحدیث لابن کثیر
الاتحاف الباسم تحقیق و شرح موطا امام مالک روایۃ ابن القاسم
اضواء المصابیح فی تحقیق مشکوۃ المصابیح جلد 1
عبادات میں بدعات اور سنت نبوی سے اِن کا رد
نمازِ نبوی: صحیح احادیث کی روشنی میں
المسائل لابن ابی شیبہ
جزء علی بن محمد الحمیری
الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین
تحفۃ الاقویا فی تحقیق کتاب الضعفاء

قبیلہ:

آپ رحمہ اللہ کا تعلق ایک پٹھان قبیلہ "علی زئی" سے تھا، اور آپ رحمہ کی شادی 1982 میں ہوئی تھی۔ آپ رحمہ اللہ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ بیٹوں میں بالترتیب طاہر، عبد اللہ ثاقب اور معاذ ہیں۔

زبان:

آپ رحمہ اللہ کی مادری زبان ''ہندکو'' تھی۔ آپ رحمہ اللہ نے پشتو زبان 1990ء کے بعد سیکھی۔ آپ رحمہ اللہ کو عربی زبان زیادہ پسند تھی، آپ رحمہ اللہ کو عربی زبان میں لکھنے اور بولنے میں مہارت تامہ حاصل تھی، والحمدللہ

ہندکو (مادری زبان)

پشتو

پنجابی

اردو

عربی

انگریزی

یونانی

فارسی

عبرانی (پڑھ سکتے تھے)

علوم:

آپ رحمہ اللہ کو علم اسماء الرجال پر مکمل عبور حاصل تھا۔ آپ رحمہ اللہ بلا شک و شبہ حافظِ قرآن تھے، اور اس کے ساتھ حافظ الحدیث بھی تھے، آپ رحمہ اللہ پر تمام جرح مبہم اور باطل ہے، آپ میرے ہی نہیں بلکہ کبائر محدثین"علمائے اہل الحدیث" کے نزدیک ثقہ ہیں، والحمدللہ۔

عہد مکتب:

آپ رحمہ اللہ تقریبا 15 یا 16 سال کے تھے جب آپ رحمہ اللہ کو آپ کے چچا نے صحیح بخاری بطور تحفہ دی۔ یہ اسلامی تعلیم کی طرف آپ رحمہ اللہ کا پہلا قدم تھا۔

1980ء میں آپ کو شیخ ابو الرجال حاجی اللہ دتہ رحمہ اللہ کے بارہ میں بتایا گیا۔ شیخ صاحب رحمہ اللہ کامرہ ایئر بیس سے ہر جمعہ حضرو شہر میں درس دینے آتے تھے۔ شیخ رحمہ اللہ آپ رحمہ اللہ کے پہلے استاد تھے۔ آپ رحمہ اللہ ، شیخ رحمہ اللہ کے مناظروں میں شریک ہوتے، ان سے کتابوں کی صحت اور ضعف کے بارہ میں سوالات کرتے، دیگر مسائل پوچھتے۔ غرض یہ کہ (بقول آپ رحمہ اللہ کے) آپ رحمہ اللہ نے جن شیوخ میں سے سب سے زیادہ علمی فائدہ حاصل کیا، شیخ اللہ دتہ رحمہ اللہ، ان شیوخ میں سر فہرست تھے۔

دیکھئیے: ماہنامہ الحدیث شمارہ:1صفحہ:35 تا 43

تاثرات:

محقق اسلام ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ:

"اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑا حفظ و ضبط عطاء فرمایا تھا"

ماہنامہ الحدیث حضرو: شمارہ: 114

شیخ الاسلام عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ:

"وہ بڑے عظیم عالم دین تھے، بالخصوص علم الرجال میں وہ خاص ملکہ رکھتے تھے کہ پورے پاکستان میں اس فن میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ وہ نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے، زہد و تقویٰ اور قوی حافظہ ان کی شخصیت کے نمایاں پہلو ہیں"

ماہنامہ الحدیث حضرو: شمارہ: 114

مفتی العصر مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ:

"آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے اور اپنے ہم عصر علماء میں سے پاکستان کے اندر اسماء الرجال کے زیادہ ماہر تھے اور گمراہ کن افکار کے حامل افراد کے خلاف کتاب و سنت کی روشنی میں بہت جلد میدان میں اتر آتے تھے، ماہنامہ الحدیث اس بات کا بہت بڑا شاہد ہے۔ اسی طرح خدمت حدیث پر ان کی کتب اور مقالات ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں"

ماہنامہ الحدیث حضرو: شمارہ: 114

شیخ الحدیث عبد الستار الحماد حفظہ اللہ:
"اسماء الرجال کے فن میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ حنفیت کے حوالے سے بڑا جاندار تبصرہ ہوتا تھا۔ اختلاف کو برداشت کرنے والے تھے"
ماہنامہ الحدیث حضرو: شمارہ: 114
حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ:
"عزیزی، محبی، مکرمی واستاذی حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہوتا ہے جو دورِ حاضر کے عظیم محدث، مجتہد، مفتی اور غیور ناقد تھے۔ استاذ محترم وسیع النظر، وسیع المطالعہ اور کثیر الحافظہ تھے، حدیث، اصول حدیث، رجال اور اخبار و انساب کے امام تھے۔
ماہنامہ الحدیث حضرو: شمارہ: 112 صفحہ: 13
مولانا رفیق اثری حفظہ اللہ:
"میں ان کی وفات کو جماعت کے لیے بہت بڑا نقصان اور سانحہ سمجھتا ہوں، رجال پر ان کی بہت گہری نظر تھی اللہ انہیں غریق رحمت کرے الخ
ماہنامہ الحدیث حضرو: شمارہ: 114
تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں ماہنامہ الحدیث حضرو ،"محدّث العصر نمبر" جمع و ترتیب شیخ حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ تعالیٰ اس میں بے شمار مضامین ہیں جس میں دنیا بھر کے جید علمائے اہل الحدیث اہل السنہ نے الشیخ ، المحدث،حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے بارہ میں تعریفی کلمات کہے اور لکھے ہیں، جزاہم اللہ خیراً۔
مزاج:
محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کا مزاج کتاب سنت کے حوالہ سے بہت مضبوط تھا، محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا:
"بعض اوقات لوگ مجھ سے مسئلہ پوچھتے ہیں، پھر (طبیعت پر گراں گزرنے کی وجہ سے) انھیں میرا جواب پسند نہیں آتا۔ واضح رہے کہ کبھی کبھار اہلِ حدیث کا آپس میں بھی اختلاف ہو جاتا ہے۔ اس میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

ایسے میں اور عالم سے مسئلہ پوچھ لیں، لیکن لڑائی جھگڑا کبھی نہیں کرنا چاہئے"
2012ء کے ایک خطبہ ، بعنوان " اہلِ حدیث سے مراد کون لوگ ہیں"
دوسری جگہ مزید فرماتے ہیں:
"ہم اصولِ حدیث کے پابند ہیں، لہٰذا بسا اوقات ایک مدلس راوی کی معنعن روایت میں سماع کی تصریح تلاش کرنے میں کئی کئی دن مشغول اور سرگرداں رہتے ہیں، پھر اس جدوجہد میں مکمل ناکامی کے بعد مجبور ہو کر اس روایت پر ضعف کا حکم لگاتے ہیں اور بعد میں جب بھی صحیح یا حسن سند سے سماع کی تصریح مل جائے تو علانیہ رجوع کرتے ہوئے اس حدیث کو صحیح یا حسن قرار دیتے ہیں اور حق کی طرف رجوع کرنے میں ہمیں لوگوں کی ملامت، تضحیک اور طعن و تشنیع کی کوئی پروا نہیں ہے۔ والحمد للہ"
شمائل ترمذی صفحہ: 190
مزید فرماتے ہیں:
عام لوگوں کو بھی معلوم ہوچکا ہے کہ میرے نزدیک ضعیف+ضعیف والی روایت ضعیف ہی ہوتی ہے، اگرچہ بعض لوگ اسے حسن لغیرہ بھی سمجھتے ہوں"
ماہنامہ الحدیث حضرو شمارہ 94 صفحہ : 76
ایک جگہ فرماتے ہیں:
ہمارے ہاں کسی قسم کے تعصب یا جانبداری کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، بلکہ ہم اصولِ حدیث کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اسماء الرجال میں ترجیح الجمہور پر ہمیشہ قائم و دائم ہیں اور یہی ہمارا منہج ہے۔ والحمد للہ
مقالات للشیخ حافظ زبیر علی زئی: 512 /6
منہج:
آپ رحمہ اللہ کا منہج کتاب و سنت اہل الحدیث تھا، جس کا تذکرہ ان کی کتب میں موجود ہے، اصول حدیث کے لحاظ سے آپ رحمہ اللہ بعض علماء سے اختلاف رکھتے تھے۔
ضعیف جمع ضعیف روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں، راقم الاثیم کہ ہاں بھی یہی منہج درست ہے۔

مدلس رواۃ کی طبقاتی تقسیم کے قائل نہیں تھے، الحمدللہ ہمارے شیخ رحمہ اللہ کا موقف بہت مضبوط دلائل کی بنیاد پر استوار ہے، بعض حضرات کا موقف ریت کی دیوار کی طرح ہے، حسب منشاء بدلتا رہتا ہے، وہ بھی اپنے موقف سے رجوع کئے بغیر۔

مدلس رواۃ کی روایات بغیر سماع ،اور بغیر متابعت کے قبول نہیں کرتے تھے، اپنے موقف کو واضح بیان کیا کرتے تھے۔

حافظ رحمہ اللہ پر اعتراضات:

ذہبی دوراں، محسن اہل الحدیث محدث العصر الحافظ، المحدث،الشیخ زبیر علی زئی علیہ الرحمہ کے حالات پر چند ماہ قبل علمائے اہل الحدیث کے مقالہ جات سے مزین "محدث العصر نمبر" شائع ہوا

جس کے شائع ہوتے ہی حافظ رحمہ اللہ کے خلاف ایک محاذ کھڑا کیا گیا جس میں سندھ سے تعلق رکھنے والے جناب ابو المحبوب انور راشدی کو کچھ زیادہ ہی دکھ ہوا اور انہوں نے قسط وار محدث زئی رحمہ اللہ کے خلاف مکذوبانہ مضامین لکھے۔

ہمیں ان کے جوابات لکھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ محدث زئی رحمہ اللہ نے ان کی تفصیلات اپنی زندگی میں ہی واضح بیان کی ہیں۔ البتہ چند ایک باتیں جواب طلب ہیں ان کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ راشدی صاحب بھی اہل حدیث کے منہج پر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہم ان اور ان کے نام لیواؤں سے سوال کرتے ہیں کیا راشدی صاحب نے کبھی، مولوی امین اوکاڑوی، الیاس گھمن،فیضل خان بریلوی،عبدالغفار عرف ذھبی وغیرہ کے رد میں کوئی کتاب لکھی ہے؟ جس طرح حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ پر تنقید کرتے ہیں۔ افسوس کی بات ہے انور راشدی نے فریق مخالف کو حافظ رحمہ اللہ پر تنقید کرنے کے لیے نئے محاذ فراہم کئے ہیں۔ نا جانے راشدی صاحب اس طرح کے فضول تبصروں سے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں ۔

راشدی صاحب کے بعض اعتراضات کا جائزہ:

پہلا اعتراض:

طویل صحبت یافتہ تلامذہ کے تاثرات مختصر بیان کئے گئے ہیں۔

جواب:

کیا صرف اسی، اور اتنی وجہ سے آپ کو محدث العصر نمبر پر تبصرہ نگاری کی زحمت کرنا پڑی؟

شیخ رحمہ اللہ کے معاصر علماء اور کئی ایک مقالہ نگار (جن میں بعض تلامذہ بھی تھے) کے مفصل مضامین کے بعد اگر طویل عرصہ تک استفادہ کرنے والے تلامذہ کہ تفصیل نہیں لکھی گئی تو اس میں غضب ناک ہونے والی کیا بات ہے؟

جبکہ اس حقیقت سے آپ بھی بخوبی واقف ہیں کہ کئی ایک مشائخ کے خاص تلامذہ نے اپنے شیخ کی سوانح حیات پر ایک مضمون تک نہیں لکھا بھلا اس سے کونسا فرق پڑتا ہے؟

دوسرا اعتراض:

عجلت بازی کا الزام :

جواب:

اگر یہی الزام موصوف پر لگایا جائے تو انہی کے ہمنوا اسے توہین قرار دے کر بغلیں بجانا شروع کردیتے لیکن افسوس کہ شیخ رحمہ اللہ کی وفات کے برسوں بعد ان کے خلاف اس طرح کی ہرزہ سرائی کی جاتی ہے ۔

اگر یہی اسلوب رہا تو بعید نہیں ہے کہ کوئی بطور الزام آپ کے جد امجد رحمہ اللہ کے متعلق بھی اس نوعیت کے اعتراضات کرنا شروع کر دے کیونکہ خود آپ ہی ایسا موقعہ فراہم کر رہے ہیں وگرنہ ہم اس اسلوب کو مناسب نہیں سمجھتے۔

تیسرا اعتراض:

خطی اغلاط پائی جاتی ہیں:

جواب:

کیا خطی اغلاط صرف اور صرف "محدث العصر نمبر" ہی میں ہیں ؟

دور مت جایئے آپ کے جدامجد رحمہ اللہ کے سوانح پر شائع ہونے والے مجلہ بحر العلوم خاص نمبر اور مقالات راشدیہ میں بھی بکثرت کتابت کی غلطیاں موجود ہیں شاید اسی وجہ سے آپ کو بحر العلوم والوں سے معاہدہ ختم کرکے آنلائن یونیورسٹی والے کسی ابن بشیر سے رابطہ کرنا پڑا۔
لیکن نہ معلوم شیخ رحمہ اللہ پر تنقید کے لئے "بال کی کھال اتارنے" والی روش کیوں اپنائی جاتی ہے۔
چوتھا اعتراض:
مضمون کے ساتھ صرف میرا لقب دے کر، میرا تعارف کیوں نہیں کروایا گیا؟
جواب:
بھلا اس میں محدث العصر رحمہ اللہ کا کیا قصور؟
یہ خاص اشاعت شیخ رحمہ اللہ کے تعارف اور احوال پر ہے ناکہ مقالہ نگاروں کے تعارف کیلئے
وگرنہ محدث العصر نمبر میں مقالہ نگاروں کی ایک طویل فہرست ہے اگر ان سب کا تعارف کروایا جاتا تو ایک خصوصی اشاعت تو مقالہ نگاروں کے تعارف پر شائع کرنا پڑتی۔
اسلوب:
آپ رحمہ اللہ صرف نام کے ہی نہیں بلکہ عمل میں بھی محدث العصر تھے، احادیث سے ہٹ کر عام گفتگو میں بھی محدث العصر شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہؒ کا انداز محدثانہ تھا۔ اگر کوئی بندہ کسی کی کوئی بات سناتا تو اس کی تحقیق کیا کرتے تھے۔
سنن ابی داؤد کی کلاس میں کئی بار طلبا کوئی واقعہ یا کسی شخص کے بارے میں کوئی بات سناتے تو شیخ رحمہ اللہؒ فوراً سوال کرتے تھے کہ آپ نے یہ بات کس سے سنی ہے؟ تحاریر میں بھی یہی انداز ہوا کرتا تھا۔

ایک جگہ لکھتے ہیں:
عصر حاضر کے مشہور محدث مولانا رفیق اثری حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ الاستاذالعالی مولانا سلطان محمود جلالپوری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مولانا اسماعیل(بن ابراہیم بن عبداللہ چکڑالوی) نے بتایا کہ ایک بار۔۔۔الخ
(اضواالمصابیح 217/1)
ایک مرتبہ شیخ رحمہ اللہ نے ابو معاذ محمد بلال حفظہ اللہ کو بتایا کہ اخبار میں خبر چھپی کہ سعودیہ میں ایک آدمی نے جھوٹ بولا تو وہ سانپ بن گیا۔ تو شیخ رحمہ اللہ نے تحقیق کی غرض سے سعودی سفارت خانے کو خط لکھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ خبر جھوٹی ہے
ایک جگہ مزید شیخ ابو الرجال اللہ دتہ رحمہ اللہ کے بارہ میں اپنے محدثانہ انداز میں لکھتے ہیں:
مجھے شیرباز صاحب خطیب مسجد اہل حدیث اٹک نے ایک خبر دی، اور کہا کہ مجھے میری بیوی نے بتایا، کہا(بیوی نے) : مجھے حاجی اللہ دتہ صاحب کی بیوی نے بتایا کہ حاجی صاحب نے ساری زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔الخ
(مقالات 518/1)
آخر میں اللہ ذوالجلال والاکرام ، رب و معبودِ برحق کے حضور انتہائی عاجزی و انکساری سے دعاء گو ہیں کہ رب العالمین شیخ الحدیث عالمِ ربانی حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کو جوارِ رحمت میں جگہ عطاءفرمائے،جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور امتِ مسلمہ کواس عظیم سانحہ پر صبر عطاء فرمائے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی دینِ حنیف کی سر بلندی کے لئے کی گئیں خدماتِ جلیلہ سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

نوٹ:
اس مضمون میں دیگر کئی احباب کے مضامین سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اقامت کے بعد فجر کی سنتوں کا حکم

ابو زبیر محمد ابراہیم ربانی

فرض نماز کی اقامت کے بعد فرض کے علاوہ سنتیں یا نوافل پڑھنا درست نہیں احادیث صحیحہ میں اقامت کے بعد سنتیں پڑھنے کی سخت ممانعت موجودہے ، لیکن بعض الناس کا کہنا ہے کہ اس حکم سے فجر کی سنتیں خارج ہیں یعنی اقامت کے بعد بھی فجر کی سنتیں پڑھی جاسکتی ہیں، صحیح وصریح دلائل کے پیش نظر یہ مؤقف انتہائی کمزور ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا اقیمت الصلاۃ فلاصلاۃ الاالمکتوب

جب فرض نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو فرض کے علاوہ کوئی بھی نماز نہیں ہوتی۔

صحیح مسلم الرقم:710

اس صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ اقامت کے بعدفرض کے علاوہ کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں چاہے وہ فجر کی سنتیں ہوں یا کوئی اور نماز سب کاحکم یکساں ہے آئمہ حدیث نے بھی اس حدیث کے عموم میں فجر کی سنتوں کو شامل کیا ہے۔

اس حدیث کو محدثین، جیسا کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے درج ذیل باب میں داخل کیا ہے

باب كراهية الإشتغال بهما بعد ما اقيمت الصلاة.

یعنی اقامت ہوجانے کے بعد فجر کی دو سنتوں میں مشغول ہونے کی کراہیت کا بیان۔
(سنن الکبری للبیہقی مع الجوہر النقی 481/2طبع نشر السنۃ ملتان)
امام محمد بن اسحٰق بن خزیمہ رحمہ اللہ نے اس حدیث پر ان الفاظ میں باب قائم کیا ہے:

باب النهي عن أن يصلى ركعتي الفجر بعد الإقامة ضد قول من زعم انهما تصليان والإمام يصلي الفريضة

یعنی اس بات کابیان کہ فجر کی دو رکعت اقامت کے بعد ادا کرنا منع ہے برخلاف اس شخص کے جو کہتا ہے کہ امام فرض نماز پڑھ رہا ہوتو یہ دو رکعت پڑھ لی جائیں۔
(صحیح ابن خزیمہ 169/2المکتب الاسلامی)
امام محمد بن حبان البستی نےاس حدیث پر یوں باب قائم فرمایا
ذكر البيان بأن حكم صلاة الفجر وحكم غيرها من الصلوات في هذا الزجر سواء.
یعنی اس بات کا بیان کہ اس باب میں فجر اور دوسری نمازوں کا حکم ایک ہی ہے۔
(صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، ص: 412بیت الافکار والدولہ)
محدثین کے انداز تبیین سے بھی واضح ہورہا ہے کہ یہ حدیث فجر کی سنتوں کو بھی شامل ہے۔
اعتراض: معروف دیوبندی عالم علامہ یوسف بنوری صاحب اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس حدیث کے مرفوع اور موقوف ہونے میں اختلاف ہے اس لئے یہ حدیث مضطرب ہے۔
(معارف السنن 76/4مکتبہ بنوریہ کراچی)

جائزہ:
یہ حدیث مرفوعاً موقوفاً دونوں طرح ثابت ہے مسلمہ اصول ہے کہ جب ایک روایت مرفوع ثابت ہو اور وہی روایت دوسرے کسی طریق سے موقوفا بھی ثابت ہوجائے تو مرفوع کا اعتبار کیا جائے گا۔
جیسا کہ امام یحیی بن مشرف الدین النووی فرماتے ہیں:

قال بعض المحدثین ان الحدیث ذار روی مرفوعا وموقوفا فالحکم للوقف والصحیح ان الحکم للرفع لأنه زیادة ثقة .

محدثین کا کہنا ہے کہ جب کسی حدیث کو مرفوع وموقوف دونوں طرح بیان کیاجائے تو موقوف کا اعتبار ہوگا جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ اس صورت میں مرفوع کا اعتبار ہوگا کیونکہ یہ ثقہ راوی کی زیادتی ہے۔
(المجموع 115/1 دار الفکر)
اور اسی طرح معروف حنفی عالم علامہ زیلعی فرماتے ہیں:

اذا رفع ثقة حدیثا وقفه اخر او فعلها شخص واحد فی وقتین ترجح الرافع.

جب ثقہ راوی کسی حدیث کو مرفوع بیان کرے اور دوسرا راوی اسے موقوف بیان کرے یا ایک ہی شخص ایک وقت میں مرفوع بیان کرے اور دوسرے وقت میں اسی روایت کو موقوف بیان کرے تو مرفوع بیان کرنے والے کو ترجیح دی جائیگی۔
(نصب الرایہ 19/1 دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور)
معلوم ہوا کہ مرفوع وموقوف کے اختلاف کی صورت میں مرفوع کو ترجیح حاصل ہوگی۔
اس کے بعد بھی بعض الناس کا مذکورہ حدیث کو مضطرب کہنا سوائے تقلیدی تعصب وعناد کے کچھ نہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ رای رجلا وقد اقیمت الصلاۃ یصلی رکعتین فلما انصرف رسول اللہ ﷺ لاث بہ الناس فقال رسول اللہ ﷺ آلصبح اربعا؟ آلصبح اربعا؟

رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز کی اقامت کے بعد فجر کی دورکعت پڑھ رہا تھا جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے اس آدمی کو گھیر لیا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کیا فجر کی (فرض) نماز کی چار رکعت پڑھ رہے ہو؟ کیا فجر کی (فرض) نماز کی چار رکعت پڑھ رہے ہو؟

(صحیح البخاری، الرقم:663 صحیح مسلم، الرقم:711)

اس صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ اقامت کے بعد فرض کے علاوہ کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں چاہے وہ فجر کی سنتیں ہوں یا کوئی اور نماز سب کا حکم یکساں ہے آئمہ حدیث نے بھی اس حدیث کے عموم میں فجر کی سنتوں کو شامل کیا ہے۔

شارح مسلم امام یحی بن شرف الدین النووی رحمہ اللہ "آلصبح اربعا" کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تصلی الصبح اربعا، ھو استفھام انکار ومعناہ انہ لایشرع بعد الإقامۃ للصبح إلا الفریضۃ فاذا صلی رکعتین نافلۃ بعد الإقامۃ لم صلی معھم الفریضۃ صار فی معنی من صلی الصبح اربعا لانہ صلی بعد الإقامۃ اربعا.

کیا تم صبح کی (فرض) نماز چار رکعت ادا کرتے ہو؟ یہ استفہام انکاری ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ صبح کی نماز کی اقامت کے بعد فرض نماز ہی ادا کی جاسکتی ہے جب آدمی اقامت کے بعد دو رکعتیں نفل ادا کرے گا پھر نمازیوں کے ساتھ فرض پڑھے گا گویا صبح کی چار رکعت ادا کررہا ہے کیونکہ اس نے اقامت کے بعد چار رکعتیں ادا کی ہیں۔

(شرح صحیح مسلم 31/4 داراحیاء التراث العربی)

علامہ عینی حنفی کی وضاحت

علامہ عینی حنفی فرماتے ہیں:

قوله ألصبح اربعا حيث انكر على الرجل الذى كان يصلى ركعتين بعد أن اقيمت صلاة الصبح فقال آلصبح اربعا اى الصبح تصلى اربعا لانه اذا صلى ركعتين بعد ان اقيمت الصلاة ثم يصلى مع الإمام ركعتين صلاة الصبح فيكون فى معنى من صلى الصبح اربعا فدل هذا على أن لا صلاة بعد الإقامة الا الصلاة المكتوبة

کیا صبح کی نماز چار رکعت پڑھ رہے ہو؟ اس قول کے ساتھ آپ ﷺ نے اس شخص پر انکار کیا جو صبح کی نماز کھڑی ہونے کے بعد دو رکعتیں ادا کررہا تھا یعنی نماز کھڑی ہونے کے بعد وہ دو رکعتیں سنت ادا کرکے پھرامام کے ساتھ صبح کی دو رکعت نماز پڑھے گا تو گویا اس نے صبح کی چار رکعتیں ادا کی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے اقامت ہوجانے کے بعد کوئی نماز سوائے فرض نماز کے نہیں ہوتی۔

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری 182/3 دار الفکر

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كنت اصلى وأخذ المؤذن فى الإقامة فجذبنى النبى ﷺ وقال أتصلى الصبح اربعا؟

میں نماز پڑھ رہا تھا اسی اثناء میں مؤذن اقامت کہنے لگا رسول اللہ ﷺ نے مجھے کھینچا اور فرمایا کیا تم صبح کی فرض نماز چاررکعت ادا کررہے ہو۔

(مسند ابی داؤد الطیالسی ،ص:358ح2736 مکتبۃ المعارف وسندہ حسن وصالح بن رستم ابو عامر الخزار وھو ثقۃ عند الجمھور)

اس کے علاوہ بھی اہل الحدیث کے موقف پر متعدد احادیث موجود ہیں جن کی تعداد حد تواتر کو جاپہنچتی ہے۔

جیسا کہ امام اندلس ابو محمد علی بن احمد بن سعید ابن حزم الاندلسی فرماتے ہیں:

فهذه نصوص منقولة نقل التواتر لايحل لاحد خلافها.

یہ نصوص (دلائل) متواتر تک مروی ہیں کسی کے لئے ان کے خلاف عمل جائز نہیں۔

(المحلی 71/3 مسئلہ:308 دار احیاء التراث الاسلامی)

اختصار کے پیش نظر انہیں چند دلائل پر اکتفاء کیاجاتاہے۔

اس کے برعکس بعض الناس نے ان احادیث کو اپنی تقلید ناسدید کی بھینٹ چڑھاتے ہوئے باطل وفاسد تاویلات کے ذریعے فرامین رسول ﷺ کورد کر دیا۔

قارئین کرام تعصب سے بالاترہوکر فیصلہ کریں کہ کیا تقلید انسان کو کتاب وسنت کی مخالفت پر آمادہ نہیں کرتی؟

حیران کن بات تو یہ ہے کہ ایک طرف یہ لوگ بڑی ڈھٹائی سے خدمت دین کا ڈھنڈورا پیٹتے ہوئے نہیں تھکتے اور دوسری طرف بڑی جرأت سے سنت نبوی کا انکار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، فیاللعجب

بعض الناس کی دلیل کا تحقیقی جائزہ

ذخیرہ حدیث میں کوئی بھی ایسی حدیث بسند صحیح موجود نہیں جس میں فجر کی سنتوں کی استثناء مذکور ہو، اس تعلق سے بعض الناس ایک سخت ضعیف روایت کا سہارالیتے ہیں اس روایت کا تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے۔

سیدنا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا اقيمت الصلاة فلاصلاة الاالمكتوبة الا ركعتي الصبح.

جب نماز کی اقامت ہوجائے تو سوائے فرض نماز کےکوئی نماز نہیں ہوتی ہاں فجر کی دو رکعت (سنتیں) ہوجاتی ہیں۔

(سنن الکبری للبیہقی مع الجوہر النقی 481/2 نشر السنۃ ملتان)

جائزہ:

یہ روایت بلحاظ سند سخت ضعیف ہونے کی وجہ سے ناقابل قبول ہے کیونکہ اس کی سند میں تین رواۃ سخت مجروح ہیں:

1۔حجاج بن نصیر القساطیطی القیسی

ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی ان کے متعلق فرماتے ہیں:

منکر الحدیث ،ضعیف الحدیث.

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم 163/3ت712دار احیاء التراث العربی)

ابوالحسن احمد بن عبداللہ العجلی نے حجاج بن نصیر کو متروک قرار دیا ہے۔

(تاریخ الثقات ،ص:109ت 257مکتبہ اثریہ)

ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل البخاری نے بھی ان کو ضعیف کہا ہے۔

(کتاب الضعفاء ،ص:30ت76بتحقیق الشیخ زبیر علی زئی)

ابوالفرج عبدالرحمان بن علی بن محمد ابن الجوزی نےان کو ضعیف ومتروک راویوں میں ذکر کیا ہے۔

(الضعفاء والمتروکون 193/1ت716دار الکتب العلمیہ)

ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی فرماتےہیں:

مجمع علی ضعفہ.

یعنی اس کے ضعف پر محدثین کا اتفاق ہے۔

(دیوان الضعفاء 172/1ت851دار العلم بیروت)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

حجاج بن نصیر ترک.

یعنی حجاج بن نصیر متروک راوی ہے۔

(تلخیص مستدرک الحاکم 179/3ونسخۃ اخری 1810/5مکتبہ نزار مصطفی مکہ)

حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی فرماتے ہیں:
ضعیف کان یقبل التلقین.
یہ ضعیف ہے اور تلقین قبول کرتا تھا۔
(تقریب التھذیب 190/1ت1142قدیمی کتب خانہ کراچی)
خلاصہ:
ثابت ہوا کہ حجاج بن نصیر جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے جیسا کہ
امام نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی فرماتے ہیں:
والاکثرون علی تضعیفه
یعنی اکثر محدثین نے ان کو ضعیف کہا ہے۔
(مجمع الزوائد 22/1دار الکتاب العربی)
مزیدفرماتے ہیں:
وقد ضعفه الجمهور.
یعنی اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔
(مجمع الزوائد 84/10دار الکتاب العربی)
نیز حجاج بن نصیر کو معروف حنفی عالم جمال الدین ابومحمد عبداللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی نے بھی ضعیف کہا ہے۔دیکھئے:
(نصب الرایہ 44/1دار نشر الکتب الاسلامیہ)
2۔عبادہ بن کثیر البصری الثقفی
امام الجرح والتعدیل ابوزکریا یحی بن معین فرماتے ہیں:
ضعیف الحدیث لیس بشئ.
(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم 85/6)
ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی فرماتے ہیں:
ضعیف الحدیث.
(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم 85/6)
ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی فرماتے ہیں:
متروک الحدیث.
(کتاب الضعفاء والمتروکین ،ص:172ت429)

علی بن عمر الدار قطنی نے بھی انہیں ضعیف کہا ہے۔
(کتاب الضعفاء والمتروکین،ص:129ت389مکتبہ اثریہ)
ابو یونس یعقوب بن سفیان الھندی فرماتے ہیں:
حدیثہ لیس بشئ.
(المعرفہ والتاریخ 140/3مکتبۃ الدار بروایۃ عبداللہ بن جعفر)
نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی فرماتے ہیں:
وھو متروک الحدیث.
(مجمع الزوائد 130/1دار الکتاب العربی)
ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی فرماتے ہیں:
متروک.
(تقریب التھذیب 168/1قدیمی کتب خانہ)
شبہ:
بعض مقلدین کی طرف سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس (عباد) سے عباد بن کثیر البصری مراد نہیں بلکہ اس سے مراد عباد بن کثیر الرملی ہے جیسا کہ یوسف بنوری دیوبندی لکھتے ہیں:
الظاہر أنه عباد بن كثير الرملی لا البصری.
یعنی اس سے عباد بن کثیر الرملی مراد ہے نہ کہ بصری۔
(معارف السنن 78/4مکتب بنوریہ کراچی)
شبہ کا ازالہ:
راجح تحقیق کے مطابق اس (عباد) سے عباد بن کثیر البصری مراد ہے نہ کہ عبادہ بن کثیر الرملی۔
اگر بالفرض اس سے مراد عباد بن کثیر الرملی بھی مان لیا جائے تو بھی مفید نہیں کیونکہ عباد بن کثیر الرملی بھی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔
ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی فرماتے ہیں:
ضعیف.
(العلل ومعرفۃ الرجال 207/2المکتب الاسلامی، الجرح والتعدیل لابن ابی حاکم 85/6دار احیاء التراث)

ابوزرعہ عبداللہ بن عبداللہ بن یزید الرازی فرماتے ہیں:
ضعیف الحدیث.
(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم 85/6ت132)
ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری فرماتے ہیں:
فیہ نظر.
یعنی:اس راوی میں کلام ہے۔
(تاریخ الکبیر 129/6ت164دار الکتب العلمیہ)
علی بن عمر الدار قطنی فرماتے ہیں:
ضعیف.
(کتاب الضعفاء والمتروکین،ص:129ت390مکتبہ اثریہ)
ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی(المتوفی 303ھ) فرماتے ہیں:
لیس بثقۃ.
(کتاب الضعفاء والمتروکین،ص:172ت428موسسۃ الکتب الثقافیہ)
ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی فرماتے ہیں:
مجمع علی ضعفہ.
یعنی اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔
(دیوان الضعفاء 18/2ت2081دار العلم)
ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی فرماتے ہیں:
ضعیف.
(تقریب التھذیب 468/1قدیمی)
خلاصہ:
یہ دونوں راوی محدثین کے نزدیک ضعیف(ناقابل اعتبار) ہیں لہذا بعض الناس کا اس روایت کو بچانے کیلئے بصری کو رملی سے بدلنا انہیں چنداں مفید نہیں کیونکہ دونوں ضعیف ہیں۔
تنبیہ:
بعض علماء ان دونوں(رملی اوربصری) کو ایک ہی سمجھتے ہیں جیسا کہ حافظ ابن الجوزی فرماتے ہیں:

ومن العلماء من ذهب ان الرملی والثقفی واحد ولیس کذالک.
یعنی بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ (عباد بن کثیر) رملی اور (عباد بن کثیر البصری) ثقفی ایک ہی شخص کی دو مختلف نسبتیں ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔
(کتاب الضعفاء والمتروکین 76/2دار الباز)
3۔لیث بن ابی سلیم
ابوزرعہ عبداللہ بن عبداللہ بن یزید الرازی فرماتے ہیں:
وھو مضطرب الحدیث.
اس کی حدیث میں اضطراب پایاجاتاہے۔
(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم 179/7ت1014)
امام الجرح والتعدیل ابوزکریا یحی بن معین فرماتے ہیں:
ضعیف .
(تاریخ عثمان بن سعید الدارمی عن ابی زکریا، ص:159رقم: 560-720)
ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی فرماتے ہیں:
مضطرب الحدیث.
(العلل ومعرفۃ الرجال 379/2المکتب الاسلامی)
ابواسحاق ابراھیم بن یعقوب الجوزجانی فرماتے ہیں:
یضعف حدیثہ لیس بثبت.
اس کی(بیان کردہ) احادیث کو(محدثین کی طرف سے) ضعیف کہا گیا ہے۔
یہ ثبت (ثقہ) نہیں ہے۔
ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی(المتوفی 303ھ) فرماتے ہیں:
ضعیف.
(کتاب الضعفاء والمتروکین،ص:209ت536مؤسسۃ الکتب الثقافیہ)
محمد بن سعد بن منیع فرماتے ہیں:
وکان ضعیفا فی الحدیث.
وہ حدیث میں ضعیف تھا۔
(طبقات الکبری 349/6دار صادر)
ابوحاتم محمد بن حبان البستی اس کے متعلق فرماتے ہیں:

ولكن اختلاط في اخر عمره حتى كان لا يدرى ما يحدث به

وہ(لیث بن سلیم) آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوگیایہاں تک کہ وہ اپنی بیان کردہ روایت کو بھی نہیں پہچان سکتا تھا۔

(المجروحین 231/2دار الباز)

حافظ سراج الدین عمر بن علی بن احمد الانصاری المعروف بابن الملقن(المتوفی 804ھ)فرماتے ہیں:

وھو ضعیف عند الجمھور.

جمہور محدثین کے نزدیک یہ ضعیف ہے۔

(خلاصہ البدر المنیر،ص:78مکتبہ شاملہ)

ابو محمد عبداللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی فرماتے ہیں:

وھو ضعیف .

(نصب الرایہ 96/3دار نشر الکتب الاسلامیہ)

خلاصہ یہ ہوالیث بن ابی سلیم ضعیف ومختلط راوی ہے

امام بیہقی کا فیصلہ

امام بیہقی اس روایت کو نقل کرنے کے فورا بعد فرماتے ہیں:

وہذ الروایۃ لااصل لھا.

یعنی الاالصبح کی زیادت بے اصل ہے۔

(سنن الکبری للبیھقی مع جوھر النقی 482/2نشر السنۃ ملتان)

بعض الناس کا بیہقی کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے کے بعد امام صاحب کی جرح کو چھپادینا خیانت علمی سے کم نہیں ہے۔

اور اسی طرح شیخ الاسلام ثانی امام محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن القیم اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

لااصل لھا.

یعنی اس روایت کی کوئی اصل نہیں۔

(اعلام المؤقنین375/2)

نیز معروف اہل حدیث عالم علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے اس روایت کے ضعف پر تفصیلی گفتگوفرمائی ہے،دیکھئے

(عون المعبود 401/4دار الکتب العلمیہ)

تقی عثمانی صاحب کی شہادت

مفتی تقی عثمانی صاحب (جن کا آل دیوبند کے سنجیدہ طبقے میں بڑا مقام ہے) اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

"بعض حضرات نے حنفیہ کے مسلک پر بیہقی کی ایک روایت سے استدلال کیا ہے جس میں فلاصلاۃ الاالمکتوبۃ کے بعد الاالبعد الفجر کا استثناء موجود ہے لیکن یہ روایت نہایت ضعیف ہے۔

(درس ترمذی 189/2 مکتبہ دار العلوم کراچی)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

حنفیہ اور مالکیہ نے بیہقی کی ایک روایت سے استدلال کیا جس میں الاالفجر کا استثناء آیا ہے لیکن وہ انتہائی ضعیف ہے قابل استدلال نہیں قرار دی گئی اکثر محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے اگرچہ علامہ عینی نے اس کو قابل استدلال بنانے کے لئے زور لگایا ہے لیکن وہ ضعیف ہے۔

(انعام الباری 417/3 مکتبہ دار الحراء کراچی)

ثابت ہوا کہ یہ روایت سخت ضعیف ہے لہذا بعض الناس کا اسے اپنے حق میں پیش کرنا غلط ہے۔

دوران جماعت فجر کی سنتیں پڑھنے کی خرابیاں اور غلام رسول سعیدی کا کلمہ حق

بریلوی مکتبہ فکر کے معروف عالم غلام رسول سعیدی بریلوی اقامت کے بعد فجر کی سنتوں کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"کیونکہ فجر کی سنتوں کی تاکید بھی رسول اللہ ﷺ نے کی ہے اور خود رسول اللہ ﷺ نے ہی اقامت فجر کے وقت سنتیں پڑھنے پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے اس لئے اتباع حدیث کا تقاضا یہ ہے کہ اقامت فجر کے وقت سنتیں پڑھنا شروع نہ کرے کیونکہ جن کے حکم سے سنتیں پڑھی جاتی ہیں وہ خود منع فرمارہے ہیں۔ اس میں ایک خرابی یہ ہے کہ امام بآواز بلند قرآن پڑھ رہا ہے جس کا سننا فرض ہے اور سنتوں میں مشغول شخص اس فرض کو ترک کررہا ہے، دوسری خرابی یہ ہے کہ سنتوں میں مشغول شخص بظاہر فرض اور جماعت سے اعراض کررہا ہے اور تیسری خرابی یہ ہے کہ اس کا یہ عمل اس باب کی احادیث کی مخالفت کو مستلزم ہے۔

(شرح صحیح مسلم 421/2 فرید بک اسٹال لاہور)

خلاصۃ التحقیق:
گذشتہ صفحات میں کی گئی گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ اقامت ہوجانے کے بعد کسی بھی قسم کی نماز پڑھنا جائز نہیں چاہے وہ فجر کی سنتیں ہوں یاکوئی اور نماز سب کاحکم مساوی ہے۔جس روایت میں فجر کی استثناء آئی ہے وہ سخت ضعیف ہونے کی بناء پر ناقابل اعتبار ہے، دوسری بات یہ ہے کہ وہ صحیح احادیث کے بھی خلاف ہے اگر کوئی شخص فجر کی فرض نماز سے قبل سنتیں ادا نہ کرسکے تو اسے چاہئے کہ جماعت ختم ہونے کے بعد اداکرلے۔
(صحیح ابن خزیمہ 164/2ح1116المکتبۃ الاسلامی، صحیح ابن حبان ،ص: 307ح1561صححہ الحاکم ووافقہ الذھبی انظر المستدرک 201/1ص201ح1017مکتبہ نزار مصطفی)
اگر فجر کی سنتیں فرض کے فورا بعد بھی ادا نہ ہوسکیں تو طلوع آفتاب کے بعد ادا کی جائیں۔
(مصنف ابن ابی شیبہ 254/2وسندہ صحیح موقوف عن ابن عمر)
نیز اس حوالے سے ایک مرفوعا روایت بھی آتی ہے۔
(سنن ترمذی:423)
لیکن وہ قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

آل تقلید سے چند سوالات

حصہ دوم

حیدر علی السلفی

سوال نمبر:36
سنت نبوی کی تعریف بالتفصیل باسند صحیح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بیان کریں۔
سوال نمبر۔37
سنت نبوی اور حدیث نبوی میں فرق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بالتفصیل باسند بیان کریں۔
سوال نمبر۔38
الحمدللہ رب العالمین، قرآن مجید کی سات قراءتوں کو باسند صحیح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں۔
سوال نمبر۔39
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے تیمم کا طریقہ بالتفصیل باسند صحیح ثابت کریں۔
سوال نمبر۔40
تیمم کن چیزوں سے کیا جاتا ہے، بالتفصیل باسند صحیح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں۔
سوال نمبر۔41
کیا کسی غیر مسلم کا خون کسی کافر کو لگایا جا سکتا ہے؟ یا کسی مسلم کا خون کسی غیر مسلم کو دیا جا سکتا ہے؟ بالتفصیل باسند صحیح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں۔
سوال نمبر۔42
مکان بنا کر کرائے پہ دیا گیا ہے اس کی زکوٰۃ کیا ہو گی فروخت بھی نہیں کیا جواب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بالتفصیل باسند صحیح پیش کریں۔

سوال نمبر43۔
ایک آدمی نماز پڑھ چکا ہے ، اب نماز جماعت کے ساتھ شروع ہو گئی ہے ، کیا وہ آدمی دوبار نماز پڑھ سکتا ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بالتفصیل باسند صحیح ثابت کریں۔
سوال نمبر44۔
ایک آدمی نے چار رکعت نماز کی نیت کی جب دو رکعت نماز مکمل ہوئی تو اچانک جماعت سے نماز شروع ہو گئی اب وہ چار رکعت ادا کرے گا یا دو؟ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بالتفصیل باسند صحیح ثابت کریں۔
سوال نمبر45۔
کیا دو آدمی با جماعت نماز ادا کر سکتے ہیں؟ بالتفصیل باسند امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں۔ امام کس طرف کھڑا ہو گا؟
سوال نمبر46۔
دو آدمی با جماعت نماز ادا کر رہے ہیں تیسرا آدمی ان کے ساتھ کیسے شامل ہو گا بالتفصیل باسند صحیح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں۔
سوال نمبر47۔
بھاگ کر یا بغیر ولی کی اجازت کے کیے گئے نکاح کی اولاد حلال ہے ؟ یا حرام؟ اور مسلمان ہے یا کافر؟ بالتفصیل امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں
سوال نمبر48۔
جہری نماز کی بجائے سری نماز پڑھ لی اور سری نماز کی بجائے جہری پڑھ لی کیا فرق پیدا ہوا ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں۔
سوال نمبر49۔
فرض نماز کے بعد سنت اور نوافل اجتماعی طور پر پڑھے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بالتفصیل باسند ثابت کریں۔

سوال نمبر50۔
عورتوں اور مردوں کی نماز میں مکمل فرق بالتفصیل باسند صحیح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں۔
سوال نمبر51۔
دو سجدوں کے درمیان میں کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟ یا نہیں پڑھنی چاہیے؟ بالتفصیل باسند امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں۔
سوال نمبر52۔
نسوار کے بارے میں امام ابوحنیفہ کا مذہب بالتفصیل باسند ثابت کریں
سوال نمبر53۔
سگریٹ نوشی کا استعمال کر کے فوراً ان اثرات میں نماز پڑھنا کیسا ہے بالتفصیل باسند امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں
سوال نمبر54۔
مسجد میں نسوار کا استعمال کرنا کیسا ہے اکثر تبلیغی جماعت والے مساجد میں نسوار گٹکا استعمال کرتے ہیں ان کے بارہ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب باسند بیان کریں
سوال نمبر55۔
کیا کپڑوں کو رنگ دینے سے ناپاکی دور کی جا سکتی ہے بالتفصیل باسند امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں
سوال نمبر56۔
اللہ تعالیٰ جہنم میں اپنا ہاتھ ڈال کر جہنمیوں کو نکالے گا کیا جہنم بڑی ہے یا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ مبارک بڑا ،اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بڑا ہے اللہ تعالیٰ اس بڑے ہاتھ مبارک سے جہنمیوں کو نکالے گا ، تو عرش پر استواء کیسے ممکن نہیں ہے بالتفصیل باسند امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں۔
سوال نمبر57۔
اللہ تعالیٰ جہنم میں اپنا پاؤں داخل کرے گا تاکہ جہنم کی گرمی کم ہو اللہ تعالیٰ کا پاؤں مبارک بڑا ہے یا جہنم؟ اللہ تعالیٰ کا پاؤں مبارک بڑا ہے تو پھر آگے سوال نمبر 56 کی طرح مکمل تفصیل باسند امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بیان کریں۔

سوال نمبر58۔
الکوحل والی خوشبو سے معطر کپڑے میں نماز ہو جاتی ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بالتفصیل ثابت کریں
سوال نمبر59۔
ایک آدمی رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اس کی نمازِ ہو جائے گی یا نہیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں۔
سوال نمبر60۔
حنفی دوسری رکعت کے شروع میں رفع الیدین نہیں کرتے اگر کوئی کر لے تو اس کے متعلق امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا کیا حکم ہے باسند امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں
سوال نمبر61۔
ایک آدمی تیسری رکعت کے شروع میں رفع الیدین کرتا ہے اس کی نمازِ کیسی ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں
سوال نمبر62۔
زیر ناف ہاتھ باندھنا سنت ہے ؟یا فرض؟امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے بالتفصیل ثابت کریں
سوال نمبر63۔
جو ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتا ہے اس کی نماز کیسی ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے باسند ثابت کریں۔
سوال نمبر64۔
قیامت کے دن مردوں کو حوض کوثر پر پانی پلایا جائے گا کیا عورتوں کو پلایا جائے گا، اور ان کو کون پلائے گا ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں۔
سوال نمبر65۔
مروجہ صوفی سلاسل کے بارے میں ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا کیا مذہب تھا، نیز ولائیت کی اقسام بالتفصیل باسند صحیح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں۔

سوال نمبر66۔
تصوف سے کیا مراد ہے؟ کیا حنفی المذہب، حنبلی المذہب آدمی کا تصوف میں مقلد بن سکتا ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کریں۔
سوال نمبر67۔
اذناب الخیل الشمس سے مراد رکوع والا رفع الیدین ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ باسند ثابت کریں
سوال نمبر68۔
کس اولامر کی تقلید امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ زمانہ طالب علمی میں کرتے رہے ثابت کریں۔
سوال نمبر69۔
واذا قری القرآن سے مراد سورہ فاتحہ کی مقتدی کے لئے ممانعت ہے امام ابوحنیفہ سے با سند صحیح ثابت کریں۔
سوال نمبر70۔
اسلامی سزا میں استعمال ہونے والے کوڑوں کا وزن اور لمبائی کتنی ہو گی؟ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے بالتفصیل باسند صحیح ثابت کریں